شریکۃ الحسینؑ

شاعر آلِ محمد سید نواب افسر لکھنوی صاحب

وارثِ شانِ فاطمہؑ، دخترِ فاتحِ حنین
ہمت شاہِ کربلا، مظہرِ صبرِ والدین
کر دیا دین پر نثار آپ نے زندگی کا چین
بزم وفا کی روشنی، قصرِ عمل کی زیب و زین
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

الفت مادری نے گو سینہ فگار کردیا
ٹکڑے جگر کے دے دیئے دل کو نثار کردیا
صرفِ خزاں تھا باغ دیں جانِ بہار کردیا
دے کے دلوں کو سوزِ حق برق و شرار کردیا
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

ہوتیں نہ آپ اسیر اگر قتلِ شہِ ہدیٰ کے بعد
جور و ستم کی داستاں ختم تھی نینوا کے بعد
کی نئے سر سے ابتدا صبر کی انتہا کے بعد
سَر کئے کوفہ و دمشق آپ نے کربلا کے بعد
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

بھَر کے دلوں میں بجلیاں سوز کو عام کردیا
بادہ کشانِ جور کو شعلہ بہ جام کردیا
تکملۂ مقاصد شاہِ انام کردیا
کام جو ناتمام تھا اس کو تمام کردیا
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

مقصد حق کو آپ کے عزم نے آسرا دیا
بعد کے واقعات سے شاہ کو مطمئن کیا
مرد جہاں پہ گُنگ ہوں آپ وہاں تھیں لب کُشا
کیوں نہ ہو، آپ کون تھیں، کس کا لہو رگوں میں تھا
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

ایک اسیر و بے وطن شعلہ نوائے انقلاب
باہمہ درد بے کسی مجمع عام سے خطاب
کس میں تھی تابِ گفتگو کس میں تھی طاقت جواب
خطبہ سرا تھیں آپ یا بول رہے تھے بوترابؑ
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

شامِ بلا میں لذتِ صبحِ وطن کسے ملی
قیدِ محن میں جرأتِ شرحِ محن کسے ملی
تیغ و سناں کی چھاؤں میں تابِ سخن کسے ملی
شہؑ کی بہن صد آفریں ایسی بہن کسے ملی

بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ